ٹوٹی ہوئی اینٹیں | جناب سیّد اسعد گیلانی - شرکائے ترتیب - پروفیسر آسی ضیائی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، سعد بن سعد ایم اے - ناشر: الفیصل ناشران و تاجران کتب، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور - خوبصورت طباعت، مجلد مع رنگین گرد پوش - صفحات: ۲۳۲ - قیمت: ۴۵/ روپے

یہ حلقۂ ادب اسلامی کے علمبردار محترم سیّد اسعد گیلانی صاحب کے منتخب افسانوں کا مجموعہ ہے، جو پیشِ نظر ہے - اسعد صاحب جیسے زود نگار کی نصف صدی پر پھیلی ہوئی افسانوی تحریروں میں سے ۱۷ افسانوں کا انتخاب کیا گیا ہے - بقول مؤلف یہ اخلاقی قدروں کی حامل معاشرتی کہانیاں ہیں - اسعد صاحب کی کہانیوں کے عنوانات ہی سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کس طرح نو بہ نو فنی راستے نکال لینے پر قادر ہیں - مثلاً: ایک عورت، دو ملک، آدم کے تین بیٹے، لاشوں کا شہر، کیڑے مکوڑے، ٹوٹی ہوئی اینٹیں وغیرہ - پھر اسعد صاحب کے تلاش کردہ اور محفوظ کردہ یا تخلیق کردہ کردار اور اس کے ساختہ ماحول اور واقعات کے اُتار چڑھاؤ میں کمی آنے پر اُسے پورا کرنے کے لیے خوبصورت الفاظ کے اندر خوبصورت خیالوں اور خیالوں میں جھلملاتے ہوئے خوبصورت جذبوں کا بہاؤ - مثلاً "ٹوٹی ہوئی اینٹیں" کو بغور پڑھیے جو مرکزی کہانی ہے - اس میں محمود اور حیات بیگم اور قادر کے کرداروں کو غور سے دیکھیے - ہلکے سے پلاٹ کے پس منظر میں ایک بڑی طوفانی داستان دکھائی دیتی ہے - اس کہانی کا پہلا فقرہ پڑھیے! "بابو جی! ایک پیسہ دو، بابو جی! وَن پائس، وَن آنہ! (ص ۱۲۵) ذرا یاد کیجیے ایسے لفظوں میں مانگنے والے کردار آپ نے بسوں اور چھوٹے ہوٹلوں کے آس پاس دیکھے ہوں گے - کتنا نیچرل انداز ہے - پھر ایک اور فقرہ سُنیے! ایک طرف سے آواز آتی ہے: "یہ دُنیا ہے طوفان میل" گھٹیا فلمی گانے الاپنے والی نوعمر مخلوق آپ کی نگاہوں میں آجائے گی - ایک کردار خود گفتاری کے عالم میں کہتا ہے کہ "اے انگریز کے چھوڑے ہوئے مکروہ نظامِ معیشت کے محافظو: بتاؤ کہ خودداری میں زیادہ طاقت ہوتی ہے یا بھوک میں؟" (ص ۱۲۷) بھیک مانگنے والی بچی حیات بیگم کے بارے میں کہانی کہتی ہے کہ شرفا کو فرصت نہیں کہ "قصرِ ملت کی اس ٹوٹی ہوئی اینٹ پر توجہ کرتے" (ص ۱۲۹) یہ صفحہ پورا ہی ادب و فن کی زیادہ جھلملاہٹیں رکھتا ہے - اور یہ فقرہ کہ اس کے تو سب ماموں بن جاتے ہیں - (ص ۱۳۲) کتنی کاٹ ہے اس ذرا سی بات میں - اور محمود کو ماموں کے اس لفظ میں شدید تعفن کا احساس ہوا - وہ کہتا ہے کہ مجھے ماموں نہ کہنا - اب تو اس فقرے کی ضرب سے گویا خون ہی بہنے لگ گیا ہے - پھر جب قادر کہتا ہے کہ میں اپنی بہن حیات بیگم کو کندھوں پر اُٹھا کر پاکستان لایا تھا تو لڑکی